بروز جمعرات مورخہ 18 /فروری 2016ء بوقت شام (4:00) بجے منعقد ہونے والے بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اجلاس کی۔

## ترتیب کارروائی۔

**1**۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

2۔ (علیحدہ فہرست میں مندرج سوالات دریافت اوراُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔

3۔ **بلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015) کا پیش کیا جانا۔**

ii۔ وزیر داخلہ وقبائلی اموربلوچستان تحفظ گواہان کا مسودہ قانون مصدرہ 2015ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2015) پیش کریں گے۔

## 4۔ قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا۔

i۔ **چیئرمین مجلس قائمہ برمحکمہ ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق بین الصوبائی رابطہ، قانون وپارلیمانی اموروپراسیکیوشن اورانسانی حقوق** بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2015) کی بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کرینگے۔

ii۔ **وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق تحریک پیش کریں گے** کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2015) کمیٹی کے سفارشات کی بموجب فی الفورزیرغورلایا جائے۔

iii۔ **وزیر ملازمتہائے وعمومی نظم ونسق تحریک پیش کریں گے** کہ بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2015 (مسودہ قانون نمبر 03 مصدرہ 2015) کمیٹی کے سفارشات کی بموجب منظور کیا جائے۔

5۔ **غیرسرکاری کارروائی۔**

i **قرارداد نمبر 85 منجانب:۔ ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ مشاہدہ میں آیا ہے۔ کہ بلوچستان کی خواتین اکثروبیشتر سینے کے سرطان جیسے موذی مرض میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔لیکن افسوس کا مقام یہ ہے کہ صوبہ میں اس موذی مرض کی تشخیص کے سینٹرز / مراکز قائم نہیں کئے گئے ہیں۔چونکہ ہماری خواتین ایک قبائلی معاشرہ میں زندگی گزار رہی ہیں۔اوردوردراز علاقوں میں اس موذی مرض کی تشخیص کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔کہ وہ صوبہ بھر میں اس خطرناک مرض کی تشخیص کے مراکز فوری طور قائم کرے تاکہ کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا خواتین کو علاج ومعالجہ کی بہتر سہولت میسر ہوسکے۔

ii **قرارداد نمبر 87 منجانب:۔ آغا سید لیاقت علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ ارسا کے ریکارڈ کے مطابق صوبہ بلوچستان کو ہمیشہ اپنے مقرر کردہ حصے سے کم پانی فراہم کیا جاتا رہا ہے۔نیز جو صوبہ ہمارے حصے کے پانی کو استعمال کرتا ہے۔اسکی نقد ادائیگی بھی صوبہ بلوچستان کو کرنی پڑتی ہے۔اس کے علاوہ حب ڈیم سے صوبہ سندھ کو گزشتہ کئی دہائیوں سے پانی صوبہ بلوچستان فراہم کررہا ہے۔لیکن آج تک سندھ حکومت نے بلوچستان کو اسکی رائلٹی کے مد میں ادائیگی نہیں کی جو کہ تقریباً 20 ارب روپے بنتی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔کہ وہ صوبہ کو مقرر کردہ حصے کے مطابق پانی فراہم کرے۔ اورساتھ ہی سابقہ دور کے واجب الادا رقومات جو تقریباً 30 ارب روپے بنتے ہیں کی ادائیگی یقینی بنائے۔

iii **قرارداد نمبر 88 منجانب:۔ آغا سید لیاقت علی صاحب رکن صوبائی اسمبلی**

ہرگاہ کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 157 کے تحت اوچ پاور پلانٹ اورحب کو سے جن صوبوں کو بجلی فراہم کی جاتی ہے۔اسکی رائلٹی صوبہ بلوچستان کو ادائیگی کے پابند ہیں۔لیکن اوچ پاورپلانٹ اورحب کو سے بجلی فراہم کرنے پر صوبہ کو کوئی رائلٹی نہیں ملتی۔ جو سراسر زیادتی وناانصافی کے مترادف ہونے کے علاوہ آئینی تقاضوں کی بھی خلاف ورزی ہے

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔کہ وہ اوچ پاور پلانٹ اورحب کو سے بجلی فراہم کرنے پر صوبہ کو رائلٹی ادا کرنے کا پابند بنایا جائے۔تاکہ صوبہ کے ساتھ ہونے والی زیادتی وناانصافی کا ازالہ ممکن ہوسکے۔

iv **قرارداد نمبر 89 منجانب:۔ نواب محمد آیاز خان جوگیزئی صاحب، سردار محمد اسلم بزنجو صاحب، میر مجیب الرحمن محمد حسنی صاحب صوبائی وزراء آغا سید لیاقت علی صاحب، عبدالمجید خان اچکزئی صاحب اراکین صوبائی اسمبلی۔**

ہرگاہ کہ آغاز حقوق بلوچستان کے تحت صوبہ میں قدرتی وسائل پیدا کرنے والی کمپنیاں جن میں پی پی ایل، اوجی ڈی سی ایل ماڑی گیس سینڈک اورچین کی کمپنیاں شامل ہیں۔کو اپنے منافع سے دس فیصد ان ہی علاقوں میں جہاں یہ کمپنیاں قائم ہیں، کے عوام کی فلاح وبہبود پر خرچ کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔لیکن افسوس کہ مذکورہ کمپنیوں جن کے ذمے چار ارب روپے سالانہ اورتا حال چوبیس ارب روپے واجب الادا ہیں۔لیکن جسکی ادائیگی اب تک نہیں کی گئی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے، کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ مذکورہ کمپنیوں کے ذمے 26 اکتوبر 2009 تا حال چار ارب سالانہ کے حساب سے تقریباً چوبیس ارب روپے بنتے ہیں۔کی ادائیگی کو یقینی بنائے۔تاکہ یہ رقم ان ہی علاقوں کے عوام کی فلاحی وبہبود پر خرچ کیئے جاسکیں۔

**سیکرٹری،** مورخہ 18 فروری 2016ء **بلوچستان صوبائی**